سوال

مرے ہوئے ماکول اللحم جانورکی چربی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرئے ہوئے ماکول اللحم جانورکی چربی استعمال کرنی جائزہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں ہے :

« عن ابن عباس قال تصدق علی مولاة میمونة بشاة فماتت فمر بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہلا اخذتم اہابہا فدبغتموہ فانتفعم بہ فقالوا انہا میتة فقال انما حرم اکلہا ۔ » متفق علیہ

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کوکسی نے ایک بکری صدقے میں دی ۔ وہ مرگئی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کومردہ پڑا ہوا دیکھاتوفرمایا۔ تم نے اس کی کھال کیوں نہ لی؟ دباعت کرکے کام میں لاتے ۔ لوگوں نے کہا : یارسول اللہ وہ مردار تھی ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : مردار کا کھاناحرام ہے ۔''

اس حدیث میں صاف تصریح ہے کہ مردار کا کھاناحرام ہے اس سے انتفاع حرام نہیں ۔ انما کلمہ حصر ہے جس کے یہاں یہ معنی ہیں کہ مردار کا صرف کھانا ہی حرام ہے اس سے دوسرا ہر قسم کا انتفاع درست ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

«اعطیت جوامع الکلم »

''یعنی خدانے مجھے جامع کلمات دیئے ہیں ۔''

اس بناء پرآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لفظ میں کھانے کی حرمت بھی بیان کردی ۔ اوردیگرصورتوں میں استعمال کی اجازت بھی دیدی ۔ الگ لفظ بولنے کی ضرورت نہ رہی ۔

رہی یہ بات کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چمڑے کی بابت فرمایاہے کہ تم نے اس کاچمڑاکیوں نہ اتارلیا ۔ اورچربی وغیرہ کی بابت کچھ نہیں فرمایا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اصول کا مسئلہ ہے کہ :

«الاعیان لا تحتج بہا علی العموم» (نیل الاوطار جلد 3 باب انعقاد الجمعہ باربعین ص 107)

یعنی خاص واقعہ سے عام استدلال صحیح نہیں ۔ کیونکہ خاص واقعہ میں کئی طرح کے احتمال ہوتے ہیں اور جہاں احتمال ہو وہاں استدلال صحیح نہیں ہوتا ۔ اسی لیے مشہور ہے ۔

«اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال»

اور یہاں اسی طرح ہے کیونکہ چربی تو موٹے تازے حیوان پر ہوتی ہے ۔ خدا جانے وہ بکری بیچاری کس حالت میں مری ہوگی ۔ اس لیے احتمال ہے کہ چربی کے نہ ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چربی کا ذکر نہ کیا ہو یا چربی ہو لیکن چمڑہ چونکہ بڑے فائدے کی شئے ہے اس لیے اسی پر اکتفا کی ۔ خاص کر معمولی چربی کے لیے مردار کی اتنی چیر پھاڑ کون کرتا ہے ۔ چوہڑے چمار بھی نہیں کرتے مسلمان کیا کرے گا ؟ ہاں چمڑا بڑے فائدہ کی شئے ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی طرف توجہ دلائی اور بکری کے مردار ہونے کے شبہ پر ایسا الفاظ بول دیا جس سے اس بات کی اجازت نکل آئی کہ اگر ما کول اللحم مردار کی کسی دوسرے شئے کی بھی کسی وقت ضرورت ہو تو کھانے کے علاوہ کسی اور صورت سے فائدہ اٹھا لیا جائے ۔

اور بہت سے علماء اس طرف گئے ہیں کہ مردار کے بال ، ہڈی ، ناخن ، کھر یہ سب کچھ پاک ہے ۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور ایک قول امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کا بھی یہی ہے اور امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی جلد اول ص 39 میں فرمایا ہے :

وہو الصواب ۔ (یعنی یہی قول حق ہے)

پھر جہاں اور دلائل دیئے ہیں ۔ ایک دلیل انما حرم اکلہا بھی دی ہے ۔ بلکہ امام احمد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے کہ اس حدیث میں دباغت کا ذکر سفیان بن عینیہ رحمہ اللہ (جو زہری رحمہ اللہ تابعی کے شاگرد ہیں) کی غلطی ہے کیونکہ زہری رحمہ اللہ وغیرہ اس حدیث کی وجہ سے چمڑے سے انتفاع ، قبل از دباغت بھی جائز قرار دیتے تھے ۔ گویا نجاست کی حالت میں چمڑے کو خواہ پہنو ، خواہ نیچے بچھاؤ یا کسی اور طرح سے فائدہ اٹھاؤ ، یہ سب کچھ ان کے نزدیک درست ہے اور دلیل یہی انما حرم اکلہا ہے ۔

رہی بات یہ کہ چمڑے کے علاوہ مردار کی دیگر اشیاء چربی کی بیع جائز ہے یا نہیں ؟ سو حدیث میں ہے :

« عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عام الفتح وہو بمکۃ ان اللہ ورسولہ حرم بیع الخمر والمیتۃ والخنزیر والاصنام فقیل یا رسول اللہ ارأیت شحوم المیتۃ انہ تطلیٰ بہا السفن وتدہن بہا الجلود ویستصبح بہا الناس فقال لا ہو حرام ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذالک قاتل اللہ الیہود ان اللہ لما حرم علیہم شحومہا اجملوہ ثم باعوہ فاکلوہ ثمنہ ۔ » متفق علیہ (بلوغ المرام ، کتاب البیوع)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے سال فرماتے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے کہ اللہ اور اس کے رسول نے شراب اور مردار اور خنزیر اور بتوں کے فروخت کرنے کو حرام کیا ہے ۔ عرض کیا گیا اے رسول خدا مردار کی چربی کے متعلق کیونکہ اس سے کشتیاں اور چمڑے چکنے کیئے جاتے ہیں ۔ اور لوگ اس کو چراغ میں جلاتے ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : نہیں بلکہ وہ حرام ہے ۔ پھر اسی وقت رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالی یہود کو قتل کرے اور اللہ تعالی نے باوجودیکہ اس کو حرام کیا لیکن انہوں نے اس کو بگھلا کر فروخت کرنا اور قیمت کھانی اختیار کی ۔''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مردار کی چربی اور دیگر اشیاء کی بیع حرام ہے نہ کہ انتفاع ۔ یعنی چمڑے کے سوا مردار کی کوئی شئے بیچ کر پیسے برتنے درست نہیں ۔ ویسے فائدہ اٹھانا درست ہے ۔ حرمت بیع سے حرمت انتفاع ثابت نہیں ہوتی مثلاً قربانی عقیقہ وغیرہ کا گوشت کھا سکتے ہیں اور اس کی دیگر اشیاء برت سکتے ہیں لیکن فروخت وخرید منع ہے مگر ان سے فائدہ اٹھانا درست ہے ۔

پس ماکول اللحم جانور مرجائے تواس کی چربی کی بیع منع ہے صابن وغیرہ میں استعمال درست ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الطہارت، پانی کا بیان، ج1ص247